دُم کٹی بلّی



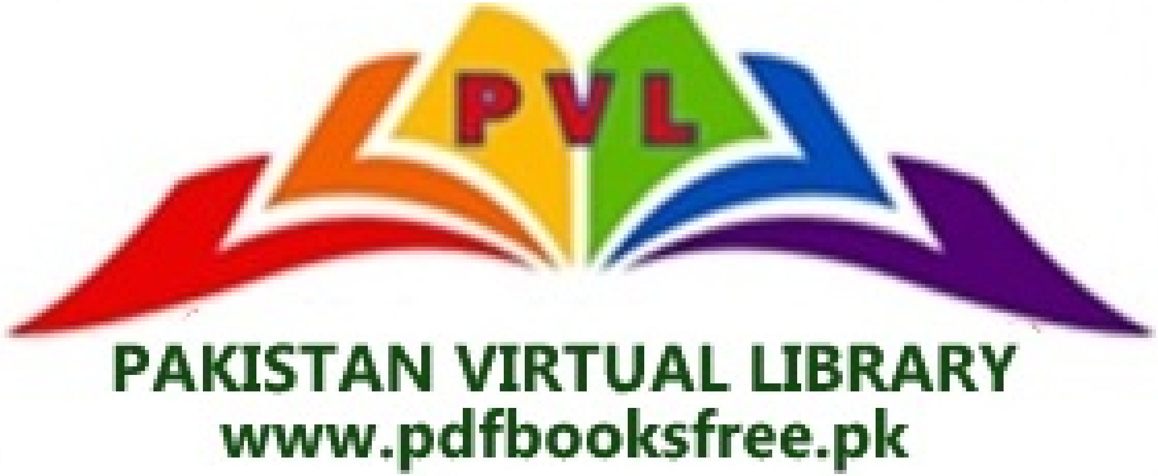
بچوں کے لئے انتہائی دلچسپ کہانی

دُم کٹی بلّی

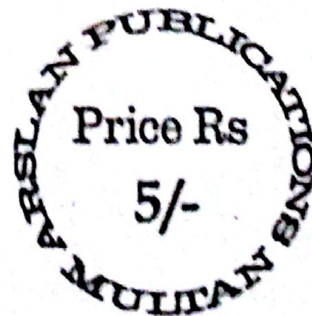
ظہیر احمد

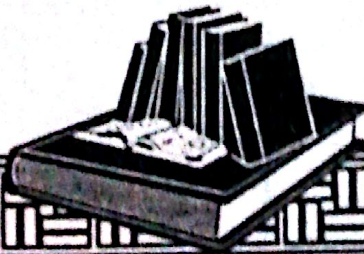


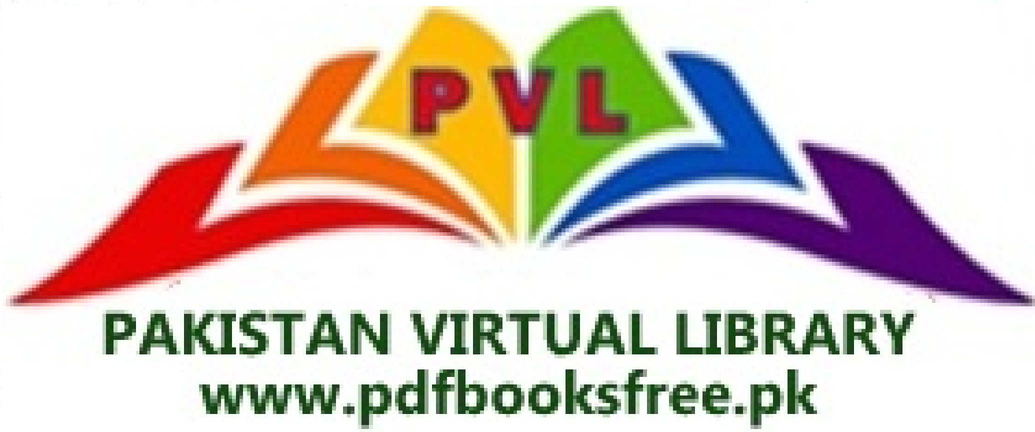
ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان



ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
----------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
طابع ------ سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان







دریائے سندھ کے کنارے پر موجود ایک جنگل میں بلیوں اور چوہوں کا ایک ایک قبیلہ رہتا تھا۔ چوہوں کے قبیلے میں چوہے اور بلیوں کے قبیلے میں بلیاں رہا کرتی تھیں۔

بلیوں کے قبیلے کی بلیوں کی شدید خواہش ہوتی تھی کہ وہ چوہوں کے قبیلے پر حملہ کریں اور ایک ساتھ قبیلے کے تمام چوہوں کو ہلاک کر کے کھا جائیں۔ لیکن چوہے ان بلیوں سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرتے تھے۔ ان میں سے کچھ چوہے بے حد ذہین تھے جنہوں نے اپنے قبیلے کے گرد ہینگ جیسی بو دینے والے پتوں اور نوکیلے کانٹوں سے حد بندی کر رکھی تھی تاکہ بلیاں آسانی سے ان کے قبیلے میں داخل نہ ہو سکیں۔ بلیاں

چونکہ ہینگ کی بو سے بے حد نفرت کرتی تھیں اس لئے وہ چوہوں کے قبیلے سے دور دور ہی رہتی تھیں لیکن جب بھی کوئی چوہا بھولے سے اپنے قبیلے سے باہر آ جاتا تھا تو بلیاں فوراً اس پر جھپٹ پڑتی تھیں اور اسے ہلاک کر کے ایک لمحے میں کھا جاتی تھیں۔

چوہے ان بلیوں سے بے حد تنگ تھے۔ وہ دن رات قبیلے میں ہی رہتے تھے.قبیلے سے باہر جانے کے لئے انہیں ایسے راستوں سے گزرنا پڑتا تھا جو طویل ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی تنگ ہوتے تھے تاکہ وہ نہ بلیوں کی نظروں میں آ سکیں اور نہ بلیاں ان پر کسی بھی طریقے سے حملہ کر سکیں۔

چوہوں کے قبیلے میں بے شمار چوہے تھے جو مختلف ناموں سے پہچانے جاتے تھے۔ ان میں کوئی موٹا چوہا تھا تو کوئی پتلا چوہا۔ کوئی خود کو شیر چوہا سمجھتا تھا، کسی چوہے کا نام سوچو تھا جو ہر وقت سوچتا رہتا تھا۔ اسی طرح جس چوہے کا نام موجو تھا وہ موج مستی کرتا تھا اور جس چوہے کا نام سیانا تھا وہ واقعی ذہین بھی تھا۔ کوئی چوہا کھاجو تھا جسے ہر وقت کھانے پینے کا شوق

رہتا تھا اور کوئی چوہا چونکہ لڑائی بھڑائی والا تھا اس لئے وہ لڑاکا چوہے کے نام سے پہچانا جاتا تھا اور جو بہادر تھا وہ بہادر چوہا کہلاتا تھا اسی طرح قبیلے میں جتنے بھی چوہے تھے وہ اپنے ناموں سے ہی پہچانے جاتے تھے اور ان کے وہی نام ہوتے تھے جو ان میں خصوصیات ہوتی تھیں۔

ان چوہوں کا ایک بادشاہ بھی تھا جسے سب سردار کہتے تھے۔ سردار چوہا ذہین ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت عقلمند اور رحمدل تھا جو ہر وقت اپنی رعایا کو بلیوں سے بچائے رکھنے کے لئے سوچتا بھی تھا اور عملی اقدامات بھی کرتا تھا تاکہ اس کی رعایا سکھ اور چین سے قبیلے میں اپنی زندگیاں گزار سکیں۔

قبیلے کے چند چوہوں کا پردادا بوڑھا چوہا مر گیا تھا جو اس قبیلے سے دور کسی دوسرے قبیلے میں رہتا تھا۔ قبیلے کے چوہے دوسرے قبیلے میں جانا چاہتے تھے لیکن سردار چوہے کو اطلاع ملی تھی کہ بلیوں نے ان کے قبیلے کے چاروں طرف گھیرا بندی کر رکھی ہے اور بہت سی بلیاں ان راستوں پر بھی آ کر بیٹھ گئی ہیں جہاں

سے چوہے چوری چھپے قبیلے سے نکل کر باہر جاتے تھے۔ ان بلیوں کے ہاتھ کافی عرصے سے کوئی چوہا نہیں لگا تھا اس لئے وہ اب ہر وقت اس انتظار میں رہتی تھیں کہ کسی طرح کوئی چوہا ان کے ہاتھ آ جائے اور وہ اسے مزے لے لے کر کھا سکیں اس لئے وہ چوہوں کے قبیلوں کے چاروں طرف گھیرا ڈال کر بیٹھ گئی تھیں۔

جن چوہوں کا پردادا چوہا مر گیا تھا انہیں ہر صورت میں دوسرے قبیلے میں جانا تھا اس لئے وہ سردار چوہے کے پاس آئے اور اس سے فریاد کی کہ وہ ان کی مدد کرے اور جیسے بھی ممکن ہو انہیں دوسرے قبیلے تک جانے کے لئے کوئی ایسا راستہ بتائے تاکہ وہ سب بلیوں سے بچ کر دوسرے قبیلے میں پہنچ جائیں۔

سردار چوہے نے اپنے مخبر چوہوں کو ہر طرف پھیلا دیا کہ وہ تمام راستوں کو دیکھیں اور معلوم کریں کہ بلیاں کب تک وہاں جمی رہتی ہیں اور چاروں طرف ان کی تعداد کتنی ہے۔ چنانچہ مخبر چوہے ہر طرف دوڑ گئے اور پھر کچھ دیر بعد ان چوہوں نے آ کر سردار کو

بتایا کہ بلیوں نے ہر طرف سے قبیلے کو گھیر رکھا ہے۔ قبیلے سے باہر نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ ہر راستے پر دس دس بیس بیس بلیاں موجود ہیں۔ چند ایسے راستے ہیں جہاں دو دو یا چار چار بلیاں موجود ہیں۔ یہ سب سن کر سردار چوہا اور مرنے والے چوہے کے رشتہ دار پریشان ہو گئے۔

''اب کیا کیا جائے سردار۔ ہم اپنے پردادا چوہے کی فوتگی پر کیسے جائیں گے اگر ہم نہ گئے تو ہمارے سارے رشتہ دار چوہے ناراض ہو جائیں گے''۔ مرنے والے چوہے کے ایک رشتہ دار چوہے نے پریشان ہو کر کہا۔

''ہمیں سوچنے دو''۔ سردار چوہے نے دبنگ لہجے میں کہا تو وہ چوہا خاموش ہو گیا۔

''کیا ایسا کوئی راستہ نہیں ہے جہاں پر اس وقت کوئی بلی موجود نہ ہو''۔ سردار چوہے نے ایک مخبر چوہے سے پوچھا۔

''نہیں سردار۔ ہم نے ہر جگہ دیکھ لی ہے۔ صرف ایک جگہ ایسی ہے جہاں پر ایک بڑی اور خونخوار بلی

موجود ہے ورنہ ہر جگہ ایک سے زیادہ بلیاں موجود ہیں‘‘۔ مخبر چوہے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’وہ ایک بلی کس جگہ پر ہے‘‘۔ سردار چوہے نے چونک کر پوچھا۔

’’شمال کی طرف ایک سوکھا ہوا درخت ہے۔ جس کی شاخیں کافی نیچے کی طرف جھکی ہوئی ہیں۔ اس درخت میں کئی سوراخ ہیں جن سے نکل کر ہم دوسری طرف جا سکتے ہیں لیکن چونکہ دوسری طرف کھلا علاقہ ہے اس لئے کوئی چوہا اس بلی کی نگاہوں میں آنے سے نہیں بچ سکے گا ہاں اگر کسی طرح سے اس بلی کو وہاں سے ہٹا دیا جائے تو ہمارے لئے وہ راستہ کارآمد ہو سکتا ہے‘‘۔ مخبر چوہے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’بلی کو وہاں سے ہٹانے کے لئے کیا کیا جائے‘‘۔ سردار چوہے نے ایک دانا چوہے کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا جو اس کا وزیر تھا۔

’’سردار۔ بلی کو ہمیں وہاں سے ہٹانا بھی ہے اور ساتھ ہی ہمیں کوئی ایسا طریقہ بھی سوچنا ہے کہ

دوسرے راستوں سے بھی بلیاں ہمارے قبیلے کی گھیرا بندی ختم کر دیں۔ اگر ان کی گھیرا بندی اسی طرح رہی تو ہم ہمیشہ کے لئے اپنے قبیلے تک محدود ہو کر رہ جائیں گے اور یہاں سب کو جان کے لالے پڑ جائیں گے کیونکہ ہمیں کھانے پینے کے لئے باہر جانا ہی پڑتا ہے''۔ وزیر دانا چوہے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم دانا چوہے ہو اس لئے تم ہی کوئی ترکیب بتاؤ''۔ سردار چوہے نے کہا۔

''اگر ہم کسی طرح سے اس بلی کو قید کر لیں اور اسے ایسی سزا دیں جسے دیکھ کر نہ صرف وہ بلی بلکہ بلیوں کے قبیلے کی تمام بلیاں ڈر جائیں تو وہ ہمارے قبیلے کا گھیراؤ ختم کر سکتی ہیں''۔ وزیر دانا چوہے نے سوچتے ہوئے کہا۔

''بلی کو ہم بھلا کیسے قید کر سکتے ہیں اور اسے سزا دینے والی بات سمجھ میں نہیں آئی۔ ہم بھلا اسے کیا سزا دے سکتے ہیں جس سے قبیلے کی دوسری بلیاں بھی ڈر جائیں''۔ سردار چوہے نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''سردار۔ جہاں تک میں جانتا ہوں کہ بلیاں اپنی

دُموں سے بے حد پیار کرتی ہیں اگر ہم کسی طرح اس ایک بلی کو پکڑ کر اس کی دُم کاٹ دیں اور دوسری بلیوں کو یہ پتہ لگ جائے کہ ہم نے اس بلی کی دُم کاٹی ہے تو وہ ڈر کر بھاگ جائیں گی"۔ وزیر دانا چوہے نے کہا تو سردار چوہے کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"بہت خوب دانا چوہے۔ بہت خوب۔ تم نے واقعی بڑی زبردست ترکیب بتائی ہے۔ اگر ہم کسی ایک بلی کی دُم کاٹ دیں تو قبیلے کی دوسری بلیاں بھی ہم سے ڈر جائیں گے اور انہیں اپنی اپنی دُموں کی فکر پڑ جائے گی اور وہ دُم کٹی بلی کو دیکھ کر فوراً ہمارے قبیلے کی گھیرا بندی ختم کر دیں گی"۔ سردار چوہے نے خوش ہو کر کہا اور پھر اس نے وزیر اعظم چوہے کو حکم دیا کہ وہ فوراً کاریگر چوہوں کو بلائے جو ایک بڑا اور مضبوط جال تیار کر سکیں۔

وزیر اعظم نے فوراً کاریگر چوہوں کو وہاں طلب کر لیا تو سردار چوہے نے انہیں ایک ایسا جال بنانے کا حکم دیا جو بڑا بھی ہو اور ہلکا بھی جسے چوہے آسانی سے کھینچ سکیں اور وہ جال اتنا مضبوط بھی ہو کہ کوئی

بلی اسے آسانی سے توڑ بھی نہ سکے۔ چنانچہ کاریگر چوہوں نے فوراً سردار کے حکم پر عمل کرنے کے لئے ایک مضبوط جال بنانا شروع کر دیا۔ جب جال بن کر تیار ہو گیا تو سردار چوہا بے حد خوش ہوا وہ اپنے ساتھ چند کاریگر اور مخبر چوہوں کو لے کر اس درخت کے پاس چلا گیا جس کی شاخیں واقعی کافی نیچے تھیں اور اس کی جڑیں دور دور تک پھیلی ہوئی تھی۔

چوہے جال لے کر درخت میں بنے ہوئے سوراخ میں داخل ہو گئے اور درخت کی دوسری طرف سے سر نکال کر دیکھنے لگے جہاں واقعی ایک بڑی اور خونخوار بلی بیٹھی ہوئی تھی۔

سردار کے حکم سے اب جال کو درخت کی لمبی شاخ سے لٹکانا تھا اور اسے اس انداز میں زمین پر پھیلانا تھا کہ جیسے ہی بلی جال میں آئے وہ فوراً جال کھینچ کر اسے قید کر سکیں۔ اس کے لئے سردار چوہے نے چوہوں سے کہا کہ وہ اپنے جسموں پر ہینگ جیسی بو پیدا کرنے والے پتے باندھیں اور پتے درخت کی دوسری طرف پھینک دیں تاکہ بلی ہینگ کی بو کی وجہ

سے درخت سے دور ہٹ جائے۔ چنانچہ چوہوں نے ایسا ہی کیا۔ چوہوں نے اپنے جسموں پر ہینگ کی بو پیدا کرنے والے پتے باندھے اور کچھ پتے لے کر درخت کے خفیہ سوراخوں سے درخت کی اوپر والی شاخوں پر چلے گئے اور انہوں نے پتے اس طرف پھینکنے شروع کر دیئے جہاں بلی بیٹھی ہوئی تھی۔

جیسے ہی چوہوں نے ہینگ کی بو پیدا کرنے والے پتے پھینکے بلی بری طرح سے غرانے لگی اور اٹھ کر درخت سے دور ہٹ گئی۔ یہ دیکھ کر چوہوں میں ہمت پیدا ہوئی اور وہ جسموں پر ہینگ کے پتے باندھے جال لے کر آگے بڑھے اور انہوں نے نہایت ماہرانہ انداز میں جال پھیلانا شروع کر دیا۔ درخت کے اوپر سوراخوں میں موجود چوہے مسلسل بلی کی طرف پتے اچھال رہے تھے تاکہ بلی کی توجہ ان پتوں کی طرف رہے اور وہ جال پھیلانے والے چوہوں کی طرف نہ دیکھ سکے۔ چوہوں نے جب جال پھیلا دیا تو ان چوہوں نے ایک لمبی رسی درخت کی باہر نکلی ہوئی ایک شاخ پر ڈالی اور اس کا سرا پکڑ کر سوراخ میں چھپ

گئے۔ اب بلی کو اس جال تک لانے کا مسئلہ تھا۔

وہاں چونکہ ہر طرف ہینگ کی بو پیدا کرنے والے پتے بکھرے ہوئے تھے اس لئے چوہوں نے درخت کے سوراخوں سے نکل نکل کر تیزی سے پتے اٹھا کر راستہ صاف کرنا شروع کر دیا۔

جب وہاں سے تمام پتے ہٹا لئے گئے تو سردار چوہے کے کہنے پر ایک بہادر چوہا سوراخ سے نکلا اور نہایت آہستہ آہستہ چل کر جال کی جانب بڑھنے لگا۔ بلی کی نظر جیسے ہی اس چوہے پر پڑی وہ یکلخت اچھل پڑی اور اس کی تیز نظریں چوہے پر جم گئیں اور بری طرح سے غرانے لگی۔ بہادر چوہا نہایت آہستہ آہستہ جال کی طرف جا رہا تھا۔ پھر جب چوہا تھوڑا اور آگے گیا تو بلی نے اچانک چھلانگ لگائی اور میاؤں میاؤں کرتی ہوئی بجلی کی سی تیزی سے چوہے کی طرف لپکی اسے اپنی طرف آتے دیکھ کر بہادر چوہا تیزی سے پلٹا اور جال کے قریب سے گزر کر واپس درخت کی جانب بھاگتا چلا گیا۔ بلی تیزی سے دوڑتی ہوئی اس کی طرف آ رہی تھی اور پھر جیسے ہی بلی دوڑتی

ہوئی زمین پر بچھے ہوئے جال کے اوپر آئی۔ سوراخ میں چھپے ہوئے چوہے جنہوں نے رسی کا سرا تھام رکھا تھا انہوں نے فوراً رسی کھینچ لی۔ جیسے ہی چوہوں نے رسی کھینچی بلی اس جال میں پھنسی اور جال کے ساتھ اوپر اٹھتی چلی گئی۔ خود کو جال میں پھنستے اور اوپر اٹھتے دیکھ کر بلی گھبرا گئی تھی اس نے پنجے مار مار کر جال توڑنے کی کوشش کی لیکن جال بے حد مضبوط تھا۔ چوہوں نے سوراخ سے نکل کر رسی درخت کی شاخ پر لپیٹ دی۔ اب بلی جال میں پھنسی ہوا میں لٹک رہی تھی۔

بلی کو جال میں قید ہوتے دیکھ کر سردار چوہا اور اس کے ساتھی بے حد خوش ہوئے اور انہوں نے درخت کے سوراخوں سے نکل کر جال کے نیچے بے اختیار ناچنا شروع کر دیا۔ بلی ان چوہوں کو دیکھ کر بری طرح سے غرا رہی تھی۔ بلی کی دم جال سے باہر لٹک رہی تھی۔ سردار چوہے کے حکم سے فوراً ایک آری منگوائی گئی اور پھر ایک چوہے نے بلی کی دُم پکڑ کر نیچے کھینچی اور دوسرا چوہا آری لے کر اس کی دُم کاٹنا

شروع ہو گیا۔ بلی کی دُم کٹنا شروع ہوئی تو وہ بری طرح سے چیخنے چلانے لگی۔ لیکن اب بھلا چوہے اسے کہاں چھوڑ سکتے تھے۔ چوہوں نے بلی کی آدھی سے زیادہ دم کاٹ دی اور بلی کی کٹی ہوئی دُم سے خون نکلنا شروع ہو گیا۔

بلی کی دُم کاٹتے ہی سردار چوہے نے سب چوہوں کو بلوں میں گھسنے کا حکم دیا اور چند دوسرے چوہوں کو حکم دیا کہ وہ اوپر سے جال کی رسی کاٹ دیں۔ چوہوں نے جیسے ہی شاخ پر بندھی ہوئی رسی کاٹی بلی جال سمیت دھڑام سے نیچے گری اور اس کا جال کھل گیا۔ دوسرے لمحے بلی بری طرح سے چیختی ہوئی وہاں سے بھاگ گئی۔

راستہ صاف ہو چکا تھا۔ سردار چوہے نے مرنے والے چوہے کے رشتہ داروں کو وہاں سے نکلنے کی اجازت دے دی تو وہ سب چوہے وہاں سے نکل گئے۔ دُم کٹی بلی نے جب چیخ چیخ کر اور رو رو کر اپنے قبیلے کی بلیوں کو اپنی کٹی ہوئی دُم دکھائی اور یہ بتایا کہ کس طرح سے چوہوں نے اسے جال میں

باندھ کر اس کی دُم کاٹی تھی تو سب بلیاں خوفزدہ ہو گئیں اور انہوں نے فوراً اپنی دُموں کو بچانے کے لئے چوہوں کے قبیلے کا گھیراؤ ختم کر دیا اور اپنے قبیلے کی جانب دوڑ گئیں۔ اس طرح عقلمند چوہوں نے بلیوں کو واقعی ڈرا بھی دیا تھا اور انہیں اپنے قبیلے کا گھیرا ختم کرنے پر بھی مجبور کر دیا تھا۔

بلیوں نے اپنی ایک ساتھی بلی کی کٹی ہوئی دُم دیکھ کر رونا شروع کر دیا تھا سب سے زیادہ اس بلی کا برا حال تھا جس کی چوہوں نے دُم کاٹی تھی وہ تو اپنی کٹی ہوئی دُم دیکھ دیکھ کر بری طرح سے چیخ چیخ کر رو رہی تھی۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ وہ ان تمام چوہوں کو ہلاک کر کے کھا جاتی جنہوں نے اسے پکڑ کر قید کیا تھا اور اس کی دُم کاٹی تھی جو اس کی خوبصورتی بھی تھی اور اس کا حسن بھی اور چوہوں نے اس بلی کی خوبصورت دُم کاٹ کر اسے ہمیشہ کے لئے دُم کٹی بلی بنا دیا تھا جس کا وہ جتنا بھی افسوس کرتی کم تھا۔

ختم شد

بچوں کے لئے دلچسپ اور خوبصورت کہانیاں

